سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

کاروائی اجلاس منعقدہ چہارشنبہ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۵ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱۔	تلاوت قرآن مجید و ترجمہ۔	۱
۲۔	رخصت کی درخواستیں۔	۲
۳۔	تحریک التوا منجانب نوزاحمد مری	۳
۴۔	مسودات قوانین جو منظور کئے گئے:۔	
	(۱) بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۲۴
	(۲) کوئٹہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۲۵
	(۳) بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۲۷
	(۴) بلوچستان انسداد قمار بازی کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۲۹
	(۵) بلوچستان وقف پراپرٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۳۰
	(۶) بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کا (ترمیمی) مسودہ قانون	۳۲
	(۷) بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۳۳
	(۸) بلوچستان اعانت قرضداری کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔	۳۵
	(۹) حصول اراضی (بلوچستان) (ترمیمی) کا مسودہ قانون۔	۳۶

جلد چہارم — شمارہ چہارم

(الف)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مسٹر اسپیکر :-	مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
ڈپٹی اسپیکر :-	مسٹر عبد الظاہر آغا
سیکرٹری اسمبلی :-	اظہر سعید خان
ڈپٹی سیکرٹری :-	محمد حسن شاہ

فہرست ارکان جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱- مسز فضیلہ عالیانی	
۲- مس پری گل آغا	
۳- مسٹر آبادان فردیدون آبادان	معاون خصوصی
۴- میر عبد الغفور بلوچ	پارلیمنٹری سیکرٹری
۵- مسٹر عبد المجید بزنجو	پارلیمنٹری سیکرٹری
۶- میر عبد النبی جمالی	وزیر
۷- میر احمد خان زہری	
۸- مسٹر ارجن داس بگٹی	
۹- مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل	
۱۰- مسٹر بشیر مسیح	پارلیمنٹری سیکرٹری
۱۱- سید داد کریم	
۱۲- حاجی عبید محمد ترینژئی	
۱۳- میر فتح علی عمرانی	
۱۴- جام میر غلام قادر خان	وزیر اعلیٰ
۱۵- ملک گل زمان خان کاسی	مشیر

۱۶ -	مسٹر اقبال احمد کھوسہ	پارلیمنٹری سیکرٹری
۱۷ -	سردار خیر محمد ترین	
۱۸ -	میر محمد علی رند	
۱۹ -	ڈاکٹر حمید بلوچ	وزیر
۲۰ -	مسٹر محمد صالح بھوتانی	
۲۱ -	مسٹر محمد نصیر مینگل	وزیر
۲۲ -	حاجی محمد شاہ مردان زئی	
۲۳ -	سردار محمد یعقوب خان ناصر	وزیر
۲۴ -	ملک محمد یوسف پیر علی زئی	
۲۵ -	میر نبی بخش خان کھوسہ	
۲۶ -	مسٹر نصیر احمد باچا	
۲۷	مسٹر ناصر علی بلوچ	مشیر
۲۸	سردار نثار علی	پارلیمنٹری سیکرٹری
۲۹ -	مسٹر نور احمد مری	
۳۰ -	مسٹر سیف اللہ پراچہ	وزیر
۳۱	پرنس یحیی خان	
۳۲ -	مسٹر ظریف خان مندوخیل	مشیر
۳۳	مسٹر ذوالفقار علی مگسی	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

اسمبلی کا اجلاس، بروز چہار شنبہ، مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۵ء بوقت دس بجے صبح۔
زیر صدارت، آغا عبدالظاہر، ڈپٹی اسپیکر منعقد ہوا۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔
از قاری قاری سید افتخار احمد کاظمی۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ
بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِيْدُ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ
قَدِيْرٌ ۝ (صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ) (پ ۲۵ ع ۴)

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اور اگر اللہ تعالی اپنے سب بندوں کیلئے روزی فراخ کر دیتا۔ تو وہ دنیا میں سرارت وبغاوت لگتے۔ لیکن جتنا رزق چاھتا ہے وہ مناسب انداز سے ہر ایک کیلئے اتارتا ہے وہ اپنے بندوں کے مصلحتوں کو جاننے والا ہے۔ اور انکا حال دیکھنے والا ہے۔ اور وہ ایسا ہے کہ جو لوگوں کے ناامید ہوجانے کے بعد۔ بارش برستا ہے اور اپنی رحمت پھیلا تا ہے اور وہ سب کا کار ساز۔ قابل تعریف لائق حمد ہے اور اسکی قدرت کی نشانیوں میں سے۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا ہے۔ اور ان میں جو جاندار پھیلا رکھے ہیں۔ اور وہ ان تمام خلائق کے جمع کر لینے پر بھی قادر ہے جب وہ چاہے (وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ)

اعلانات

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ۔ اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات کریں گے۔

اظہر سعید خان

سیکرٹری اسمبلی: ۔ رخصت کی درخواست از میر ہمایوں مری

"علالت کی وجہ سے اجلاس میں آنے سے قاصر ہوں مورخہ ۹۔ اکتوبر ۸۵ء کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: ۔ رخصت کی درخواست از سردار احمد شاہ کھیتران

میں اپنے چچا زاد بھائی کی وفات کی وجہ سے اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں میری رخصت کی درخواست برائے مورخہ ۹۔ اکتوبر ۸۵ء منظور کی جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: ۔ رخصت کی درخواست میر عبدالکریم نوشیروانی۔

میں اپنے ذاتی کام کی وجہ سے اجلاس میں آنے سے قاصر ہوں مورخہ ۹۔ اکتوبر ۸۵ء کی رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ۔ مسٹر نور احمد مری صاحب کی طرف سے تحریک التوا کا نوٹس

ملا ہے ۔ ممبر صاحب اپنی تحریک التوا پیش کریں۔

مسٹر نور احمد مری:- جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی کاروائی روک دی جائے۔ تاکہ ایک تازہ واضح اور پبلک اہمیت رکھنے والے معاملہ پر بحث کی جائے معاملہ یہ ہے کہ۔

سبی تادھیال کلاں اور بکڑا غلام بولک روڈ جو کہ عرصہ نو سو سال پرانی گزرگاہ ہے جس کو ناجائز طریقے سے بند کر کے عوام کو پریشان کیا جارہا ہے قدیم روڈ کو بند کر کے وہاں کے عوام کیلئے مشکلات پیدا کئے جارہے ہیں۔

لہذا آج میں اس ایوان سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس اہم مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک التوا یہ ہے کہ۔

سبی تادھیال کلاں اور بکڑا غلام بولک روڈ جو کہ عرصہ نو سو سال پرانا گزرگاہ ہے جس کو ناجائز طریقے سے بند کر کے عوام کو پریشان کیا جارہا ہے قدیم روڈ کو بند کر کے وہاں کے عوام کیلئے مشکلات پیدا کئے جارہے ہیں

لہذا آج میں اس ایوان سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس اہم مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

مسٹر اقبال احمد کھوسہ:- جناب اسپیکر! پہلے مجھے اس تحریک التوا پر بولنے کی اجازت دی جائے۔

مسز فضیلہ عالیانی:- کیا اس تحریک التوا کے الفاظ درست ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جام میر غلام قادر خان):- میں اس تحریک التوا کے الفاظ کی تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا۔ اور آیا یہ قرارداد ضابطے کے مطابق ہے یا نہیں۔ لیکن میں معزز رکن سے کہونگا کہ یہ

تحریک التوا کل تک کیلئے ملتوی کر دیں تاکہ میں متعلقہ حکام سے معلومات حاصل کر سکوں اور معزز رکن کو تسلی دے سکوں۔ لہٰذا مجھے امید ہے وہ اپنی اس تحریک پر زور نہیں دیں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ کیا معزز ممبر فی الحال اسی تحریک پر زور نہیں دیں گے۔ اور اسے کل پیش کریں گے؟

مسٹر اقبال احمد کھوسہ:۔ جناب والا مجھے بولنے کا موقعہ تو دیا جائے

وزیر اعلیٰ:۔ مجھے آپ کے مشکلات کا احساس ہے اور مجھے علم ہے کہ آپ کیا بولیں گے لہٰذا کل تک کیلئے اس معاملہ کو ملتوی کر دیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک کل تک کے لئے ملتوی کر دی جاتی ہے لہٰذا کل اس پر دل کھول کر بولیں۔

مسودات قوانین

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ آج 9 مسودات قوانین اسمبلی میں پیش کئے جا رہے ہیں متعلقہ وزراء صاحبان اسے دی گئی ترتیب سے پیش کریں گے۔ لیکن اس سے پہلے ایڈووکیٹ جنرل جناب امیر الملک مینگل ان مسودات کے بارے میں وضاحت فرمائیں گے۔

ایڈووکیٹ جنرل:۔ **امیر الملک**:۔ معزز اراکین ایوان! اس سے پہلے کہ میں ان مسودات قانون کے بارے میں کچھ آئینی وضاحتیں کروں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع ہے کہ اس ایوان کو کس قسم کا سبق دیا جاتے۔ مذکورہ مسوّدات پیش ہونے سے پہلے ایڈووکیٹ جنرل کو بلایا جاتا اور اس وقت وہ ان مسوّدات کی تشریح کرکے بتلاتے۔ میں سمجھتا ہوں اب یہ موقع نہیں ہے کیونکہ اب ایوان میں یہ بل پیش ہو چکے ہیں اور ایوان کی امانت بن چکے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں یہ موقع نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- کیا معزز اراکین ان بلوں کی وضاحت چاہیں گے جو ایڈووکیٹ جنرل کرنا چاہتے ہیں؟

ایڈووکیٹ جنرل:- جناب اس کے علاوہ آئین کی آرٹیکل ایک سو گیارہ کے تحت مجھے اجازت بھی ہے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! یہ قانون ساز اسمبلی ہے۔ اس میں وزیر قانون ہے وہ اس کا ملاحظہ کریں اور اس کی تشریح کرے۔
دوسری بات یہ جو بل پیش کئے گئے ہیں ان تمام کا متن انگریزی میں ہے یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے مہربانی کرکے اس کیلئے ایک دن کا وقفہ ہو۔ وقت ہمیں ملنا چاہئے تاکہ ہم تیاری کریں۔ پھر اس پر تفصیلی بحث ہو۔ ہماری ہاؤس سے یہ عرض ہے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! ہم نے اپنی طرف سے بہت کوشش کی ہے اور ان بلوں کے متعلق ایک ایک چیز ہماری معزز اراکین کو بتلائی گئی ہے کہ ان بلوں کا مقصد کیا ہے اگر اس سلسلے میں ہمارے رکن کوئی مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں یا بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ بعد میں کریں۔ پہلے تمام معزز اراکین کو ایک ایک چیز اردو میں بتلائی گئی ہے۔ اور ہمارے معزز اراکین نے اس کو تسلیم کیا ہے اس کے بعد یہ بل پیش کئے گئے۔ اب اس میں معزز اراکین کو کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

جناب والا! یہ وہ بل ہیں جن کو اگر صوبائی اسمبلی پاس نہ بھی کرے لیکن انہیں پاکستان کی شرعی عدالت نے پاس کر دیا ہے اور اس میں اب صرف ایک قانونی خلا ہے جس کیلئے یہ اس اسمبلی میں منظوری کیلئے پیش کئے گئے۔ ان کے لئے تو صرف ہاں کرنا ہے اس میں نہ کرنے کی تو گنجائش نہیں ہے سوائے ایک بل ایسا ہے جو پبلک سروس کمیشن کا ہے باقی بلوں میں کوئی تشریح کی ضرورت نہیں ہے یہ ایک آئینی مسئلہ ہے جس میں نہ کی ضرورت نہیں ہے

ایڈووکیٹ جنرل

جناب والا! میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہونگا کہ آئین کی دفعہ ۱۱۱ کے تحت ایڈووکیٹ جنرل ایوان سے خطاب کر سکتا ہے۔ آئین کی اسی شق کے تحت وفاقی سطح پر اٹارنی جنرل آف پاکستان قومی اسمبلی سے خطاب کر سکتا ہے۔ لہٰذا یہ ایڈووکیٹ جنرل کا آئینی حق ہے۔ البتہ وہ ووٹ دینے کا مجاز نہیں ہے تاہم اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لے سکتا ہے۔

ڈاکٹر حیدر بلوچ وزیر مواصلات وتعمیرات:۔ جناب والا! ایڈووکیٹ جنرل کے خطاب کا معاملہ تو ٹھیک ہے لیکن ہم بچے تو نہیں ہیں وہ کونسے رولز ہیں جن کے تحت وہ آئے ہوئے ہیں پہلے بتانا چاہیئے تھا کہ . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ قانون کے مطابق وہ اسمبلی ممبر شمار ہوتے ہیں تاہم ان کا ووٹ نہیں ہوتا۔

وزیر مواصلات وتعمیرات:۔ بات یہ ہے کہ وہ یہ اس بل پر ہمیں بریف کریگا لیکن بات یہ ہے کہ کس بات پر بریف کرینگے جیسا کہ وزیراعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے اور وضاحت کر دی ہے ہمیں منظور ہے لیکن وہ کس امر پہ بریف کر رہے ہیں ؟

ایڈووکیٹ جنرل :- جناب والا! میں کسی کو بریف نہیں کرسکتا کیونکہ یہ ایک باختیار ادارہ ہے۔ یہاں کسی کو بریف نہیں کیا جا سکتا بلکہ میں تو صرف یہ چاہتا تھا کہ آئین کی دفعہ ۲۰۳ بی کے تحت وفاقی شرعی عدالت نے ان بلوں کی منظوری دی ہے اور فیصلہ دیا ہے۔

لہٰذا ایوان میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا بلکہ آئین کے تحت اس ایوان میں اس پر کوئی ووٹ نہیں دیا جا سکتا اور نہ ہی کوئی قرارداد منظور کی جا سکتی ہے بلکہ ان بلوں کو یہاں من وعن تسلیم کرنا پڑیگا۔

جناب والا! جیسا کہ واضح کر چکا ہوں کہ تمام بلوں کو ماسوائے پبلک سروس کمیشن کے بل کے، وفاقی شرعی عدالت نے باقی آٹھ بلوں کا فیصلہ آئین کی دفعہ ۲۰۳ بی کے تحت دیا ہے اور باقاعدہ جائزہ لیکر جن قوانین کو غیر اسلامی سمجھا مسترد کر دیا ہے اب صوبائی اسمبلی کا یہ فرض بنتا ہے کہ صوبائی اسمبلی بھی انکو منظور کرے۔ اس میں مزید بحث کی گنجائش نہیں۔

جناب والا! میں یہی وضاحت کرنا چاہتا تھا لیکن افسوس ہے کہ مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ مذکورہ آٹھ بلوں کا فیڈرل شرعی کورٹ نے جائزہ لیکر ان میں ترامیم تجویز کی ہیں اور یہ تجاویز آئین کے عین مطابق ہیں ان میں مزید بحث کی گنجائش نہیں یا آئینی طور پر یہ بھی نہیں انکو چھیڑا جا سکے تمام وہ شقیں موجود ہیں جو غیر اسلامی سمجھی گئیں اور اب انکو اسلامی قانون کے مطابق بنایا گیا ہے ماسوائے پبلک سروس کمیشن کے بل کے۔

جناب والا! اتنی سی بات ہے۔

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر! ہم نے بھی اسمبلیاں دیکھی ہیں ہماری پوری زندگی اسمبلی میں گزری ہے۔ اگر حکومت کو یا برسراقتدار پارٹی کو جب کبھی بھی ضرورت پیش آئی کہ کس نکتہ پر ایڈووکیٹ جنرل کی وضاحت کی ضرورت پڑتی ہے اور لازمی طور پر کوئی نکتہ واضح کرنا ہوتا ہے میں نہیں سمجھتا ہوں آج کی یہ رسم کیونکر ڈالی گئی ہے وہ اور یہ کیسے ہوا صحیح ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کا ووٹ نہیں ہوتا ہم کو قانون

قانون سے انکار نہیں لیکن ہمیں کم از کم ایک دن پڑھنے کیلئے تو دیدیں۔

جناب والا! میں تو کہتا ہوں کہ سارے قوانین اسلامی بنائیں اور اسلام نافذ کریں کیونکہ جو قرآن کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم اس بل کی ہرگز مخالفت نہیں کرتے اسی لئے عرض کرونگا کہ ہمیں ایک دن دیا جائے اور بل اردو میں فراہم کیا جائے۔ تاکہ ہم اسکو سمجھ سکیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- میر صاحب! کیا آپ کو اردو میں بل نہیں ملا؟

میر نبی بخش

بے واقف ہیں اور اگر کوئی بہ حیثیت چیف منسٹر یا وزیر قانون اتنی واقفیت بھی نہیں رکھتے تو کوئی جواز نہیں بنتا کہ وہ وزارت اعلیٰ کا منصب چلائے اگر وہ اتنا ہی بے خبر ہے

جناب والا! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جتنے بھی قوانین ماسوائے پبلک سروس کمیشن بل کے یہاں آج پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی منظوری وفاقی شرعی عدالت نے دیدی ہے اب آئین کے تحت ہماری اسمبلی نے انکی منظوری دینی ہے بلکہ اس پر نہ کہنے اعتراض کرنے یا بحث کرنے کی گنجائش اسمبلی میں بھی نہیں ہے ہم نے محض آئینی طور پر انکی منظوری دینا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ محترم جام صاحب! آپ کو یا آپ کی کابینہ کو کھانے کیلئے انہیں نہیں کہا گیا بلکہ اس ہاؤس میں دیگر اراکین بھی ہیں جنکو وضاحت کی ضرورت ہے۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب والا! اتنا عرصہ اسمبلی چلتی رہی تو ایڈوکیٹ جنرل صاحب کہاں تھے؟ وہ کیوں حاضر نہیں ہوتے؟

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جام صاحب ون یونٹ کی کابینہ میں بھی وزیر تھے جب کوئی بل پیش ہوتا تھا یا قانون پاس ہوتا تھا کم از کم ہم نے نہیں دیکھا کہ کسی لاء سیکرٹری، ایڈوکیٹ جنرل نے پیش کئے ہوں بلکہ وزیر قانون ہی بل کا متن پڑھتے تھے اس طرح تو سارے سیکرٹری بیٹھے ہیں وہ بھی آئیں اور کاروائی میں حصہ لیں۔ منسٹر گھر میں بیٹھے رہیں (تالیاں)

جناب والا! ہم سب مسلمان ہے ہمیں شرع محمدیؐ سے انکار نہیں اس بل کا متن اردو میں نہیں ہے انگریزی ہم سمجھتے نہیں (مداخلت)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ ایک آدمی بات کریں یہ اسمبلی ہے۔ بکرا پیڑی نہیں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا جیسا میں نے عرض کیا کہ ہمیں اسلامی۔

ایڈووکیٹ جنرل:- جناب والا! میری گزارش ہے کہ میں اس معزز ایوان کا منتخب رکن نہیں ہوں اور یہ امر واضح ہے کہ کوئی سیکرٹری ایوان کا ممبر نہیں ہوا کرتا لیکن آئین کی دفعہ ایک سو گیارہ کے تحت ایڈووکیٹ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں موجود ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لے سکتا ہے اور تقریر کر سکتا ہے تو واضح کردوں کہ آئین میں یہ دفعہ موجود ہے میں عرض کرتا ہوں کہ کیا بلوچستان صوبائی اسمبلی میں اس آئینی دفعہ کے تحت کوئی ترمیم ہوئی ہے یا ہو سکتی ہے؟

مسٹر اقبال احمد کھوسہ:- جناب اسپیکر! جس دن یہ بل پیش ہوئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں اسی دن چاہیئے تھا کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب ان پر روشنی ڈالتے یہ بہتر ہوتا۔ آج تو یہ منظوری کیلئے پیش ہوئے ہیں۔

ملک محمد یوسف پیر علی زئی وزیر اوقاف و حج:- جناب والا! میرے ایک ساتھی نے کہا ہے کہ ہم نے اس کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ جہاں تک ہمارے ایم پی اے صاحبان اور منسٹر صاحبان کا تعلق ہے انہیں مسودات کی کاپیاں بہت پہلے مل چکی تھیں۔

اب میر صاحب کا یہ کہنا کہ مطالعہ کیلئے وقت دیا جائے۔ منسٹر صاحبان اس کا ترجمہ کریں۔ میرے خیال میں مطالعہ کا کام ہر ممبر کا اپنا ہوتا ہے۔ جہاں تک میر صاحب کا کہنا ہے کہ اس کا مطالعہ نہیں کیا تو یہ اور بات ہے۔ منسٹروں نے اپنے اپنے بل پیش کئے ہوئے ہیں کہ وہ بتائیں کہ اس کا مقصد کیا ہے کیوں ترمیم کی گئی ہے اور اس کا دائرہ اختیار کیا ہے۔ اس بل میں کوئی ترمیم کرنی چاہیے یا نہیں کرنی چاہیے۔ اب ان کا یہ کہنا کہ میں نے اس کیلئے تیاری نہیں کی تو میرے خیال میں۔ مناسب نہیں ہے اور پھر منسٹروں پر ڈالا جاتے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہاؤس میں آتے ہی اس کا مطالعہ کریں۔ میرے ایک ساتھی نے یہ بھی کہا کہ اس بل پر پہلے ایڈووکیٹ جنرل کو بولنا چاہیئے تھا یہ صحیح ہے اب جبکہ اس بل پر یہاں بحث ہو رہی ہے انہیں نہیں

بولنا چاہیے تھا ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ :- جناب والا ! مسودہ قانون کا جو متن آیا ہے میرا مطالبہ ہے کہ یہ اردو میں ہونا چاہیئے تاکہ ہم اسکو پڑھ کر اسکا جواب آسانی سے دے سکیں یہ کام تو ہمارے وزیر صاحب کا تھا ہم اختلاف نہیں کرتے ہمیں اس سے انکار بھی نہیں ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ اسے اردو میں پڑھیں اور پھر بحث ہو ۔

پرنس یحییٰ جان :- جناب اسپیکر ! اگر یہ بل شرعی عدالت میں پاس ہو کر آئے ہیں تو پھر اسمبلی کے سامنے کیوں پیش ہوئے ہیں ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں ۔ کچھ نہیں ہے پہلے ہی ملک میں مارشل لاء لگا ہوا ہے کہتے ہیں شریعت ہے ۔ شرعی نظام کہاں ہے اسلام کہاں ہے اس ملک میں جناب والا ! حد ہو گئی ہے ہمیں وہاں سے الیکٹ کر کے یہاں بٹھایا گیا ہے اور یہاں پر ہم بُدھوؤں کی طرح بیٹھے ہیں ہم سب بے اختیار ہیں کبھی مارشل لاء ہے کبھی شریعت ہے جو پہلے آتا ہے ہمیں ہینڈز اپ کرنے کو کہتا ہے ۔ پھر ہمیں کوئی تکلیف کیوں دی جائے ہم اسمبلیوں میں کیوں آرہے ہیں ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ :- جناب والا ! یہ ہاؤس ہے اس کا وقار ہے یہاں پر قانون زیر بحث آتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ اس وقت میرے سب ساتھی میٹنگ میں موجود تھے ان کے سامنے ایک ایک بل پڑھا گیا ۔ انہیں ایک ایک لفظ سمجھایا گیا وہاں پر ہمارے تمام ممبران نے اسے تسلیم کیا ہے اور مانا ۔ اور اب انہیں تسلیم نہیں ۔ میں جناب سے درخواست کرونگا کہ اسمبلی کا اجلاس ایک گھنٹے کیلئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ اسمبلی ممبران کی تسلی کی جائے اور اسمبلی

میں اس کا ترجمہ مہیا کیا جا سکے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا جیسا کہ جام صاحب نے فرمایا کہ ہمیں وہاں بلایا ہمیں چائے پلائی ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے وہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہیں ان کا ہمیں احترام ہے ہمیں کم از کم ایک دن دیا جائے تاکہ ہم اسکا مطالعہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ ہمیں بلائیں ہماری چائے کی دعوت کریں۔ جیسے ہمیں کل چائے پلائی گئی تھی۔

(قہقہے تالیاں اور آپس میں باتیں)

میر عبدالنبی جمالی وزیر اطلاعات:۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں قومی اسمبلی کا اور سینیٹ کا ممبر رہا ہوں ایڈووکیٹ جنرل وہاں موجود ہوتا ہے جب اس سے درخواست کی جاتی ہے۔ تو وہ قانونی نکتہ کی وضاحت کرتا ہے اس سے پہلے اگر کوئی ممبر بات نہ سمجھے تو ممبر موصوف لاء منسٹر کو درخواست کریگا۔ لاء منسٹر اسے نہ سمجھا سکے تو پھر ایڈووکیٹ جنرل کو درخواست کی جاتی ہے۔ اس پوائنٹ کو مدنظر رکھا جائے۔

وزیر اعلیٰ:۔ منسٹر صاحبان ان بلوں کا ترجمہ کب تک کر سکتے ہیں۔ اگر وہ اس کی ٹرانسلیشن کر سکتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

سردار محمد یعقوب خان ناصر

وزیر آبپاشی و برقیات:۔ جناب والا! جب ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ شرعی عدالت نے اس میں ترمیم کی ہے اس کے بعد ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ تو پھر اتنا وقت کیوں لے رہے ہیں جب شریعت کے مطابق اس پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا تو پھر ہمیں ان بلوں کو پاس کرنا چاہیئے۔ وقت کی کیا

ضرورت ہے۔ ترجمہ کی کیا ضرورت؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اصول کے مطابق جو کچھ بھی ہو۔ اردو میں ہو ترجمہ بھی اردو میں ہو۔ اور اس کا اردو ترجمہ ممبران کو ملنا چاہیے جب کہ سیکرٹری اسمبلی نے انہیں یہ بھی کہا ہوا ہے کہ ان بلوں کو اردو ترجمہ کے ساتھ بھیجیں تو پھر انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ ان بلوں کو شریعت کورٹ نے پاس کیا ہے اور ہم پاس کرتے رہیں جو سمجھنا چاہتا ہے اسے سمجھنے کی اجازت ہونی چاہیے (تالیاں)

میر محمد نصیر مینگل:

وزیر صنعت وحرفت:۔ جناب اسپیکر صاحب یہ وضاحت طلب ہے کہ اردو میں ہونا چاہیے میرے پاس جو بل ہے وہ اردو میں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اب یہ دیکھا جائے کہ اردو ترجمے سب کو کیوں نہیں ملے میرے پاس جو کاپی ہے وہ اردو انگریزی دونوں میں ہے۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! جیسا کہ اسمبلی کے ممبران نے کہا ہے کہ ہم نہیں سمجھے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جناب ایک شخص انگریزی پڑھ نہیں سکتا تو اسے سمجھے گا کیا؟

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اردو میں تو سمجھ سکتا ہے۔ جیسا کہ میرے معزز رکن نے کہا تھا کہ اس کا مقصد کیا ہے تو میں یہ عرض کرونگا کہ بل کا مقصد یہ ہے کہ یہ بل شرعی نوعیت کا ہے شریعت کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے وعوام کے مفاد میں ہے مثلاً حصول اراضی کا بل ہے اگر ہم یہاں اسے منظور نہیں کرینگے تو اس میں حکومت کا مفاد نہیں ہے بلکہ اس سے حکومت کو نقصان ہے۔ مثلاً ایک زمین جو حصول

اراضی کے تحت لی جاتی ہے اس پر ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہے کہ وہ اس چالیس پچاس لاکھ کی زمین کو معمولی رقم کے بدلے حاصل کرے ۔ لیکن شرعی عدالت نے یہ محسوس کیا کہ یہ قانون قرآن وسنت کے خلاف ہے اور حقدار کو اس کا حق ملنا چاہیے ۔ انھوں نے یہ ایک چھوٹی سی تجویز یہاں پر بھیجی ہے کہ یہ بات قرآن وسنت کے مطابق نہیں ہے آپ زمین کے مالکان کو اس کا پورا حق ادا کریں اور موجودہ قیمت کے مطابق رقم کی ادائیگی ہو ۔ اس میں کوئی ایسی ویسی چیز نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- خدا کا شکر ہے اس ہاؤس میں سب بالغ ہیں اور ان کو پتہ ہے کیا چیز ان کے حق میں صحیح ہے کیا نہیں ہے اور ان کو یہ تمام چیزیں اردو میں ملنی چاہیئں تھیں تاکہ وہ اپنے نفع اور نقصان کو سمجھ سکے

(تحسین و آفرین)

وزیر اعلیٰ :- میں اس بارے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اہمیت کے بل ہیں ان سے حکومت کوئی چیز نہیں لینا چاہتی ہے ۔ ان بلوں کے ذریعے حکومت کچھ دینا چاہتی ہے اور اگر اب کوئی ممبر اس میں تعطل پیدا کرنا چاہتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے (آپس کی باتیں)

میر عبدالغفور بلوچ :- جناب والا ! یہ بات صرف چل رہی تھی کہ کیا ایڈووکیٹ جنرل اسمبلی کے ممبران کو کچھ بتا سکتے ہیں یا نہیں مگر اس پر لمبی چوڑی بات چل پڑی ہے کوئی کہتا ہے اردو کا ترجمہ نہیں ہے کوئی کہتا ہے یہ بل انگریزی میں ہے کوئی کہتا ہے بحث ہونی چاہیئے یا نہیں ہونی چاہیئے اس کیلئے بہتر ہے جام صاحب ہمیں سمجھا دیں اس سے بہتر یہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل ہماری اسمبلی کا ممبر ہے اور وہ تشریح کرنا چاہتا ہے انکا فرض ہے وہ تشریح کرے اور ہم سب اسکو سنیں اور سمجھیں اور کوئی بات سمجھ نہ آئے تو ہم ان سے پوچھیں بات تو صرف

اتنی ہے۔ میرے خیال میں ایڈووکیٹ جنرل کو بولنے کا موقع دیا جائے۔ اور جس طرح سے سارے ممبران نے کہا ہے وہ ہمیں سمجھائے اور ان بلوں کے بارے میں بتائیں (تالیاں)

وزیر اطلاعات:۔ میری ایک گزارش ہے کہ جتنے بھی قانون ہیں وہ ہمارے انگریزی میں لکھے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے لہٰذا تو ان تمام قوانین کو منظور کر لیا جائے یا اس اسمبلی سے سفارش کرائیں کہ قانون جتنے بھی پاکستان میں ہیں ان کو اردو میں بنایا جائے اور ان کا ترجمہ اردو میں کیا جائے اور ان کو اردو میں پیش کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ میرے خیال میں اس اسمبلی سے سفارش کی ضرورت نہیں ہے جب ہم کہتے ہیں اردو ہماری قومی زبان ہے پھر یہ مرکز کو خود کرنا چاہیئے نہ کہ ہم کوئی سفارش کریں۔ (تالیاں)

وزیر اطلاعات:۔ جناب والا! وہاں ایک تحریک چل رہی ہے کہ ہر چیز کو اُردو میں لایا جائے۔

ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ

وزیر مواصلات و تعمیرات:۔ جناب جو لوگ اُردو میں چاہتے ہیں ان کو اس کا ترجمہ اُردو میں دیا جائے جو انگریزی میں چاہتے ہیں ان کو انگریزی میں دیا جائے اس میں کیا بُری بات ہے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جناب سیکرٹری اسمبلی کا کہنا ہے کہ ہم ان کو ایک ہفتہ

میں بھی اردو ترجمہ نہیں دے سکتے ہیں ۔ جام صاحب بتائیں کہ اردو ترجمہ کب دیں گے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات :۔ جب اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے ہمیں ایک مہینہ پہلے نوٹس دینا چاہیے تاکہ سیکرٹری صاحب بھی اس کا ترجمہ کرا سکیں ۔ جب آپ فی الفور نوٹس دیں گے تو نہ سیکرٹری صاحب آپ کو اس کا اردو ترجمہ کرا کے دے سکتے ہیں اور نہ انگریزی میں ترجمہ ہوگا اور نہ مکران کا آدمی یہاں پہنچ سکتا ہے اور نہ ان کے سوالات آسکتے ہیں اس کا ایک حل یہ ہے کہ اجلاس کا نوٹس ایک ماہ پیشتر دیا جائے پھر اراکین اسمبلی کو سب کچھ صحیح ترجمہ وغیرہ مل سکے گا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ جناب ! اعلان آپ کی طرف سے ہوتا ہے ہمارے اختیار میں نہیں ہے اعلان بھی آپ لوگوں کے اختیار میں ہے جب آپ چاہیں بلا سکتے ہیں (تالیاں)

وزیر اعلیٰ :۔ اگر معزز رکن چاہتے ہیں کہ ان کو اردو میں ترجمہ چاہیئے تو ان کو میں پیش کیا جائے گا اور اگر وہ اس سلسلے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اور اگر اس وجہ سے عوام کو ایک اچھا قانون ملنے سے وہ تاخیر پیدا کر رہے ہیں یعنی اگر ان قوانین کو پاس کرنے میں کوئی تاخیر ہوئی اسکی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہوگی ۔

وزیر آبپاشی و برقیات :۔ یہ جو ترجمہ ہے اس کو کتنا وقت لگے گا آپ اسکو ایک گھنٹہ میں سائیکلو سٹائل یا فوٹو اسٹیٹ کر دیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جناب والا! یہ جو آپ نے اٹھایا ہوا ہے یہ آرڈر آف دی ڈے ہے یہ بل نہیں ہے (تالیاں) جب منسٹر کا یہ حال ہے تو باقی لوگ کیا جانیں گے۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں چاہوں گا کہ اس کا ترجمہ اسی سیشن کے دوران پیش کیا جائے اگر اس دوران کوئی ایسی بات یا خلا ہوا تو میری ذمہ داری نہیں ہوگی۔ عوام مجھے ذمہ دار ٹھہرائیں۔

سردار نثار علی:۔ سب سے پہلے بات تو یہ ہے کیا ہم اس بل پر بحث کر سکتے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب فرماتے ہیں ہم اس پہ بحث نہیں کر سکتے ہیں آیا ہم ان بلوں پر بحث کر سکتے ہیں لہٰذا ایڈووکیٹ جنرل کو موقعہ دیا جائے کہ وہ ہمیں بتا سکیں ہم نے کیا کرنا ہے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ ہمیں اردو ترجمہ ضرور ملنا چاہیئے

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسٹر ایڈووکیٹ جنرل آپ ان بلوں کا ترجمہ کب تک کر سکیں گے؟

ایڈووکیٹ جنرل:۔ جناب والا! میرے آنے کا قطعاً یہ مقصد نہ تھا کہ میں ہاؤس سے اپنے ممبر ہونے کی تصدیق کرا سکوں۔

میرے آنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ چونکہ سارے پاکستان کا ایک آئین ہے اسکے دفعہ ۲۰۳ بی کے تحت جو وضاحتیں ہیں وہ میں ایوان کے سامنے پیش کر سکوں۔ اور آرٹیکل ۱۱۱ کے تحت مجھے ایسا کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے کہ میں آپ کی اجازت سے ہاؤس میں اس کی تفصیل پیش کر سکوں اتنی سی بات ہے اور

یقیناً میں ان تمام ضابطوں کے تحت ایسا کر سکتا ہوں جو کہ اس ایوان میں لاگو ہیں اور جب آپ مجھے اجازت دیں گے اور یہ ایوان اجازت دے گا تو میں اس ایوان میں کچھ وضاحتیں پیش کر سکوں گا اور ہر ممبر پر یہ ضوابط لاگو ہوتے ہیں۔

میرے آنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ آئین کی آرٹیکل ایک سو گیارہ کے تحت ایڈووکیٹ جنرل کو آئینی حق ہے وہ کاروائی میں حصہ لے اور ایوان میں بات کر سکے اس حق کو استعمال کرتے ہوئے میں اس کو شرف اور احترام سمجھ رہا ہوں اور فخر محسوس کرتا ہوں لیکن یہاں باتیں کچھ ایسی ہو گئیں کہ ایسا لگتا تھا کہ میں ممبر نہیں ہوں اور بعد میں مجھے ممبر منتخب ہو کر آنا ہے ایسی بات نہیں۔ آئین کی رُو سے یہ میرا بنیادی حق ہے اور ایڈووکیٹ جنرل کو اسمبلی میں بات کرنے کا حق ہے سیکرٹری کو نہیں ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا تھا یہ جو آٹھ بل ہیں ان کے متعلق فیڈرل شریعت کورٹ نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے اور اس میں ترمیم پیش کر دی گئی ہیں اور میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ بات میرے فرائض میں شامل ہے کہ ایک مترجم کے حیثیت سے بھی کام کروں۔ میں صرف خطاب کرنے کے لئے آیا تھا کہ کچھ وضاحتیں اس ایوان کے سامنے ان بلوں کے بارے میں آئین کے مطابق پیش کر سکوں یہ نہیں ہے کہ میں یہاں ایک مترجم کی حیثیت سے آکر ان بلوں کے ترجمے اردو میں کرتا ہوں۔

جناب والا! میری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ آئین کے آرٹیکل ۲۰۳ بی کے تحت فیڈرل شریعت کورٹ قائم کی گئی ہے تاکہ پاکستان میں موجود تمام مرکزی اور صوبائی قوانین کا جائزہ لیا جائے ان میں جو دفعات یا قانون اسلام کے خلاف ہیں ان کو حذف کیا جائے اور جب یہ حذف ہوتی ہیں تو یقیناً قانون میں خلاء پیدا ہو جاتا ہے اس خلاء کو پُر کرنے کیلئے اگر صوبائی اسمبلی ہے تو صوبے کا قانون، وہ بنائیگی اور کوئی اگر مرکز کا قانون ہے تو پھر قومی اسمبلی اس خلاء کو پر کر سکتی ہے۔

آئین کے آرٹیکل ۱۲۸ کے تحت جب بھی کوئی آرڈیننس گورنر صاحب کی طرف سے لاگو ہوتا ہے وہ تین ماہ کے اندر اندر اس ایوان میں پیش ہونا ہوتا ہے آج جتنے بھی بل پیش ہیں وہ پہلے آرڈیننس کی صورت میں آئے تھے اور اب چونکہ آرٹیکل ۱۲۸ لاگو ہے اور آئین بحال ہو چکا ہے اس لئے اس

معزز ایوان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے۔ اس آئین کے تحت اسے وہ قانون کی شکل دے۔ اب چونکہ ان قوانین میں صرف ترمیم ہی آئی ہے اور کوئی نیا قانون نہیں بنانا ہے اور وہ ترمیم فیڈرل پبلک شریعت کورٹ کے فیصلے کی رُو سے ہے۔

تو میری گزارش ہے ان ترامیم کو اور قانون کو منظور کیا جائے۔ میں نے اس اسمبلی کے قانون سازی کے حق کے خلاف کوئی بات نہیں کی ہے۔ میں نے تو صرف ان قوانین کی وضاحت کی ہے کہ فیڈرل پبلک شریعت کورٹ نے اس کا جائزہ لیا ہے اور ان دفعات کے ذریعے اسے اسلامی اصولوں کے مطابق بنایا جائے صرف اتنی سی بات ہے جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے۔ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ہے اس میں جو مارکیٹ VALUE دی گئی ہے اس سے عوام کو فائدہ پہنچا ہے اور جیسا کہ کیبوڈی اے کے بل ہیں کہ کسی آدمی کو سنے بغیر ان کے کیس کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور فیڈرل شریعت کورٹ نے یہ دیکھا ہے یہ اسلامی قوانین عوام کے فائدہ کے لئے ہیں تو یہی ترامیم آج اس ایوان میں پیش ہیں اس میں مزید ترامیم کی ضرورت اس کیلئے محسوس کی گئی ہے اس کا جائزہ لیا گیا ہے اور اگر یہ ایوان چاہے تو ان قوانین میں مزید قوانین کے ضرورت ہے تو اسے پورا اختیار ہے۔

جناب والا یہ کوئی ضروری نہیں ہوتا اسکا جائزہ یہ ایوان لینا چاہتا ہے یہ سمجھا جائے کہ اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ تو جناب والا! آپکو اختیار ہے کہ اگلے سیشن میں کوئی معزز رکن ایسا کر سکتا ہے جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے فرمایا کہ لینڈ ایکویزیشن ایکٹ میں عوامی مفاد کی خاطر ترمیم کی ضرورت ہے اگر ایسا محسوس کیا جاتا ہے تو آئندہ ترمیم پیش کرنا ممکن ہے۔ لیکن موجودہ صورت میں جہاں تک آج کی ترمیمات کا تعلق ہے تو فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلوں کو منظوری حاصل کرنے کیلئے تین مہینوں کے اندر اندر صوبائی اسمبلی میں پیش کرنا ضروری ہے۔

جناب والا! میں نے اس معزز ایوان کے قانون سازی کے حق کو چیلنج نہیں کیا اور نہ ہی کوئی کر سکتا ہے بلکہ آئین کی غیر اسلامی دفعات کا جہاں تک تعلق

ہے تو وفاقی شرعی عدالت نے ان دفعات کو مسترد کر دیا ہے اور انکو اسلامی شریعت کے مطابق بنایا گیا ہے۔

جناب والا! جہاں تک ممبر صاحبان کا یہ اعتراض کہ یہ انگریزی میں ہے تو اس کا تعلق جناب والا سے، متعلقہ وزراء صاحبان اور حکومت سے ہے یہ انکا کام ہے کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کر سکتے ہیں۔ اگر وہ ان کو سمجھا دیں تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں مزید بحث کی گنجائش ہے۔ بلکہ آئین کی دفعہ ۱۲۸ کے تحت یہ بات ضروری ہے کہ تین مہینوں کے اندر اندر ان قوانین آرڈیننسوں کو اس معزز ایوان میں منظوری کیلئے پیش کیا جائے ورنہ اسکے بعد یہ آرڈیننس منسوخ ہوکر کالعدم ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ نئے بل لانے ہونگے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ:۔ جناب والا! اس ہاؤس میں وکالت یا قانونی دفعات کا کام نہیں ہے یہ نہیں چلے گا۔ بلکہ ہمیں صرف ایک دن دے دیں اور مہربانی فرماکر اسکا اردو ترجمہ فراہم کر دیں۔ اس کا اردو ترجمہ مل جائے تو ہم دیکھ کر منظوری دے دینگے۔ ہمیں انکار نہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جام صاحب! متعلقہ وزیر کب تک انکی ٹرانسلیشن دے سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جیسا میں نے کہا اس بارے میں کل ہی کچھ بتا سکوں گا اور ساتھ ہی گزارش کرونگا کہ برائی مہربانی آدھ گھنٹے کیلئے اجلاس ملتوی کر دیں تاکہ میں متعلقہ حکام سے معلوم کر سکوں کہ ان بلوں کا ترجمہ کب تک ہو سکے گا۔ یا کیا صورت حال ہوگی۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ جام صاحب! بہر حال کل تو یہ نہیں ہو سکتے پھر آگے

جمعہ اور ہفتہ ہے آپ صحیح بات بتلائیں کہ کب تک آپ ترجمہ کروالیں گے ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! میں نہایت ادب سے کہتا ہوں اگر یہی آپ سے پوچھا جائے تو آپ بھی نہیں بتا سکتے کہ کب تک ہو جائیگا ۔ اس لئے کہ ترجمہ کا معاملہ ہے انگریزی سے اردو کرنا ہے قانونی نکات ہیں اس کے لئے وقت درکار ہوگا ۔ اسی لئے مہربانی فرما کر اجلاس ملتوی کر دیں ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- مس پری گل کچھ کہنا چاہتی ہیں ۔

مس پری گل آغا :- جناب والا! جام صاحب نے جیسا تجویز کیا ہے کہ اجلاس آدھ گھنٹے کیلئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ یہ معاملہ جو ایک گھنٹے سے چل رہا ہے اس پر ہم سوچ و بچار کر سکیں ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ :- جناب والا! اردو ترجمہ کی بات ہے تو آپ چیف منسٹر ہیں سارے محکمے اور سیکرٹری آپ کے ماتحت ہیں اگر نظم وضبط کی بات ہے تو یہ ترجمہ وہ ایک دن کیا تین گھنٹوں میں بھی کر سکتے ہیں اگر میں وزیر اعلیٰ ہوتا تو ان سے تین گھنٹوں میں کرواتا ورنہ انکو ڈسمس کر دیتا (تالیاں) لیکن بات نظم وضبط کی ہے اگر یہ ہو تو ترجمہ دو گھنٹوں میں بھی ہو سکتا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- میر صاحب انشاءاللہ خیر کریگا ۔ اب جام صاحب کی تجویز کے مطابق اجلاس آدھ گھنٹے کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے

گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر اجلاس آدھ گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگیا او گیارہ بجکر پچپن منٹ پر دوبارہ زیر صدارت مسٹر ڈپٹی اسپیکر شروع ہوا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اب ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع کی جاتی ہے۔ میر عبدالنبی جمالی صاحب کمیٹی کا اعلان کریں گے۔

وزیر مال:- جناب والا! پٹ فیڈر کینال کے بارے میں ایک سوال کیا گیا تھا اس کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور اس ایوان میں یہ پوائنٹ اٹھایا گیا تھا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ لہٰذا اس کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کرتا ہوں ممبران کے نام یہ ہیں۔

۱:- جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲:- میر عبدالنبی جمالی (وزیر مال)
۳:- آغا عبدالظاہر
۴:- میر ذوالفقار علی مگسی
۵:- میر فتح علی عمرانی
۶:- سردار دینار خان کرد
۷:- میر چاکر خان ڈومکی
۸:- مسٹر اقبال احمد کھوسہ
۹:- میر نبی بخش خان کھوسہ
۱۰:- میر عبدالغفور بلوچ
۱۱:- مس پری گل آغا

میر نبی بخش خان کھوسہ:- وزیر صاحب نے جس کمیٹی کے متعلق اعلان فرمایا ہے اسکا پہلا اجلاس کب ہوگا۔ وضاحت کریں کیا آج ہوگا؟

وزیر اعلیٰ :۔ اس کا نوٹیفکیشن بہت جلد جاری کر دیں گے اور ان کی توقعات سے پہلے۔

میر نبی بخش خان کھوسہ ۔ یہ نوٹیفکیشن چھپنے میں کتنے دن لگیں گے ؟

وزیر اعلیٰ :۔ ایک دن لگے گا آج ہو جائے گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ اب قانون سازی کی مزید کارروائی شروع کی جاتی ہے کسی صاحب نے کچھ کہنا ہو جیسا کہ پہلے اردو وغیرہ کے ترجمے کے متعلق باتیں چل رہی تھیں۔

میر نبی بخش خان کھوسہ :۔ جناب والا ! جام صاحب نے اب اپنے دفتر میں تمام ارکان کو بلایا ہے ۔ چائے وغیرہ پلا کر تمام ارکان کو ان بلوں کے متعلق سمجھایا ہے ہم اب سمجھ گئے ہیں اور اب ہمارے ساتھ وہ وعدہ کریں کہ آئندہ جو بھی کارروائی اس اسمبلی میں ہوگی وہ اردو میں ہوگی تو ہم ماننے کیلئے تیار ہیں مہربانی کر کے وضاحت کریں ۔ اور اردو بھی اچھی چھپائی میں ہو جس کو پڑھنے میں آسانی ہو ۔ یہ ہم آپ سے عرض کرتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ :۔ میں معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ ساری کارروائی اردو میں ہوگی جناب یہ آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ کا بھی کام ہے تمام کام اردو میں کرے اور میں اپنے سیکرٹریٹ کو احکام جاری کرتا ہوں کہ وہ تمام کارروائی جس کا تعلق اسمبلی سے ہو اردو میں بھیجا کرے ۔ (تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ پہلے اپنا تمام

تمام اردو میں کر رہا ہے اس لئے آپ اپنے سیکرٹری صاحبان کی طرف توجہ دیں

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا ۔ آئندہ توجہ دی جائے گی ۔

مسوّدات قانون

I بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسوّدہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء ۔ مسوّدہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۵ء

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ وزیر اعلیٰ اپنی تحریک پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا ! آپکی اجازت سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا ترمیمی مسوّدہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسوّدہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ اگلی تحریک ۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اگلی تحریک۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے ترمیمی مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی۔)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ اب وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں:

II کوئٹہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

(مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۵ء)

میاں سیف اللہ خان پراچہ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:۔ جناب والا!

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ ڈیولیمپنٹ اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ کوئٹہ ڈیولیمپنٹ اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ ڈیولیمپنٹ اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ کوئٹہ ڈیولیمپنٹ اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں

کہ کوئٹہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ کوئٹہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۶ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ اب وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں:

III بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کے بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر! اگلی تحریک ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔
بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ ۔
بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان حاصل اراضی (جاری) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۷ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- مسودہ قانون منظور ہو گیا ۔
اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں!

IV بلوچستان انسداد قمار بازی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

(مسودہ قانون نمبر ۸ مصدرہ ۱۹۸۵ء)

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انسداد قمار بازی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان انسداد قمار بازی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :۔ اگلی تحریک۔

وزیر اعلیٰ :۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان انسداد قمار بازی کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان انسداد قمار بازی کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اگلی تحریک۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔ بلوچستان انسداد قمار بازی کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۸ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان انسداد قمار بازی کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۸ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ اب وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں۔

V بلوچستان وقف پراپرٹیز کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

مسودہ قانون نمبر ۹ مصدرہ ۱۹۸۵ء

ملک محمد یوسف پیر علی زئی

وزیر حج و اوقاف:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وقف پراپرٹیز کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وقف پراپرٹیز کے (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر حج و اوقاف:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وقف پراپرٹیز کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وقف پراپرٹیز کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر حج و اوقاف:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان وقف پراپرٹیز کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان وقف پراپرٹیز کے (ترمیمی) مسودہ

قانون نمبر مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- مسودہ قانون منظور کیا گیا
اب وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں:

VI بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

(مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۸۵ء)

میر عبدالنبی جمالی

وزیر مال:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر مال:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر مال:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان ملی آفات (انسداد اور امداد) کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- مسودہ قانون منظور ہوا۔ اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں:

VII بلوچستان لینڈ ریونیو کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۸۵ء

وزیر مال:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کے

(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر مال:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر مال:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱۱ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لینڈ ریونیو کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱۱ مصدرہ ۱۹۸۵ کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- مسودہ قانون منظور کیا گیا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

VIII بلوچستان اعانت قرضداری کا (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

مسودہ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۸۵ء

وزیر مال:۔ جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اعانت قرضداری کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اعانت قرضداری کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اگلی تحریک۔

وزیر مال:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اعانت قرضداری کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ بلوچستان اعانت قرضداری کے (ترمیمی) مسودۂ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر مال:۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اعانت قرضداری کے (ترمیمی) مسودۂ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے بلوچستان اعانت قرضداری کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- مسودہ قانون منظور کیا گیا۔ اب وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں۔

۷۱۷ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء

مسودہ قانون نمبر ۱۳ مصدرہ ۱۹۸۵ء

وزیر مال:- جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۸۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۸۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک۔

وزیر مال:- جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اگلی تحریک ۔

وزیر مال:۔ جناب والا ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کے مسودہ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۸۵ کو منظور کیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ تحریک یہ ہے کہ حصول اراضی (بلوچستان ترمیمی) کے مسودہ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۸۵ء کو منظور کیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ مسودہ قانون منظور ہو گیا ۔

چونکہ اسمبلی کے سامنے مزید کوئی کارروائی نہ ہے

لھذا

اجلاس کل صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے

دوپہر بارہ بجکر تیس منٹ پر

اجلاس

مورخہ ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۸۵ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا ۔